مجاہد آزادی! نیتا جی سبھاس چندر بوس

محمد مطیع اللہ نازش

بچو! تم کیا نیتا جی سبھاس چندر بوس کو جانتے ہو؟ ہاں تم ضرور جانتے ہو! وہ ایک مجاہد آزادی تھے۔ وطن کی آزادی پر مر مٹنے والے جاں باز مخلص بہادر تھے۔ آج ہم جب انہیں یاد کر رہے ہیں تو ہمارا سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے۔ انہوں نے ملک کو آزادی دلانے کے لیے دیش کے چاروں طرف دورہ کر کے مشرق سے مغرب تک ایک ایسا ماحول بنایا، جس کے ذریعہ وہ انگریزی حکومت کو جھکانے میں پورے طور پر کامیاب ہوئے۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ آزاد ہند فوج کا قیام تھا۔ اسی ''آزاد ہند فوج'' نے انگریزوں کے پاؤں ڈگمگا دیے تھے۔ نیتا جی سبھاس چندر بوس آزاد ہند فوج کے سپہ سالار تھے۔ انہوں نے سنگاپور سے ۲۱ رجنوری ۱۹۴۴ء کو آزاد ہند فوج لے کر اپنا تاریخی مارچ شروع کیا تھا۔ برما، رنگون کے راستے سے ہندوستان میں اپنی فوج کے ہمراہ داخل ہوئے۔ انہوں نے فروری ۱۹۴۴ء کو ہندوستان کی سرزمیں پر فخر سے ہندوستان کا ترنگا جھنڈا لہرایا تھا۔

نیتا جی سبھاس چندر بوس ۲۳ر جنوری ۱۸۹۷ء کو محلّہ اڑیا بازار شہر کٹک صوبہٗ اڈیشا میں پیدا ہوئے تھے ۔ان کے والد محترم جانکی ناتھ بوس ایک نامور وکیل تھے جو ۱۸۸۵ء میں کلکتہ سے کٹک آئے تھے۔ نیتا جی کی والدہ پربھاوتی مضبوط ارادوں والی ایک بہادر خاتون تھیں۔ ان کی ابتدائی تعلیم پانچ برس کی عمر سے پروٹیسٹنٹ پرائمیری (انگلش میڈیم) اسکول کٹک میں شروع ہوئی۔ جسے آج اسٹیوارٹ اسکول کے نام سے جانا جاتا ہے۔اس اسکول میں انھوں نے چھ کلاس تک تعلیم حاصل کی۔اس کے بعد اڈیشا کے مشہور تاریخی اولین سرکاری ہائی اسکول راونشا کالجیٹ اسکول، کٹک میں ۱۱ر جنوری ۱۹۰۹ء کو سات کلاس میں داخلہ لیا۔ وہاں بنگلا ورنا کولر تعلیمی سلسلہ جاری رکھا اور کلاس کے امتحان میں ہمیشہ اول آتے رہے۔ طالب علمی کے زمانے ہی سے نیتا جی نہایت تنہائی پسند تھے اور اپنے ساتھیوں سے الگ تھلگ رہ کر ہمیشہ کسی نہ کسی فکر میں غرق رہا کرتے تھے۔ ممکن ہے یہ ملک کی بدحالی کی فکر ہو۔

نیتا جی کے ہم جماعت طلبا میں مسلمان طلبا بھی تھے جن سے ان کی دوستی تھی۔ آگے چل کر نیتا جی کی جدوجہد میں ہمیشہ مسلمانوں نے ان کا ساتھ دیا بلکہ آخری وقت تک ان کے ساتھ رہے۔ نیتا جی بچپن ہی سے اپنے والدین کے بڑے فرماں بردار تھے اور ان کی خوب عزت کرتے تھے۔ خصوصاً اپنی ماں کا بے حد احترام کرتے تھے۔ ماں باپ کی دعائیں ہی ان کی ترقی ،عزت ،شہرت اور کامیابی کا باعث ہیں۔

سبھاس بوس کی طالب علمی کے زمانے میں شری بینی مادھب داس راونشاء کالجیٹ اسکول کے ہیڈ ماسٹر تھے جو اصول کے پابند، پاکیزہ طبیعت کے مالک شفیق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ نیتا جی کی شخصیت کی تشکیل میں ان کا اہم حصہ رہا ہے۔ نیتا جی نے پندرہ سال کی عمر میں سوامی وویکانند اور ان کے پیشوا رام کرشن پرماہنس کی کتابوں کے مطالعہ سے قومی خدمات کا جذبہ اور اخلاق و کردار کو سدھارنے اور سنوارنے کا درس حاصل کیا۔

۱۶رسال کی عمر میں مارچ ۱۹۱۳ء کو انٹرانس (مٹریکولیشن) کا امتحان دیا اور پوری یونیورسٹی میں دوم آئے۔ اس وقت آسام، بنگال، بہار اور اڑیسہ چاروں صوبوں کے تمام طلبا کلکتہ یونیورسٹی کے تحت امتحان دیا کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ سبھاس بوس کی یہ کامیابی ان کی اعلیٰ ذہانت، پڑھائی سے گہری لگن اور جان توڑ محنت کا ثمرہ تھی۔

کلکتہ میں انگریزوں کا قائم کردہ پریسیڈینسی کالج ٹھوس تعلیم کے لیے مشہور تھا۔ ان کے والد جانکی ناتھ بوس نے سبھاس بوس کا داخلہ اسی پریسیڈینسی کالج کلکتہ میں کر دیا۔ طلبا کے اسٹرائک کے بعد پریسیڈینسی کالج کچھ دنوں کے لیے بند ہو گیا، نیتا جی کٹک چلے آئے۔ اس اثنا میں ان کے پورے دو سال برباد ہو گئے۔ جولائی ۱۹۱۷ء کو بی اے کے تیسرے سال میں اسکوٹس چرچ کالج کلکتہ میں داخلہ لیا۔ ۱۹۱۹ء کو فلسفہ آنرس کے ساتھ اول درجہ سے بی اے پاس کیا۔ ان کے والد کی خواہش کے مطابق آئی سی ایس کے لیے اسی سال انگلینڈ کا سفر کیا۔ ۱۹۲۰ء میں بڑی محنت اور جان فشانی سے آئی سی ایس کے امتحان میں بیٹھے۔ ستمبر ۱۹۲۰ء کو آئی سی ایس کا نتیجہ برآمد ہوا تو سبھاس بوس نے چوتھی پوزیشن سے کامیابی حاصل کی۔ ان کی اس کامیابی پر انگلینڈ میں تہلکہ مچ گیا کہ ایک ہندوستانی امیدوار نے پہلی بار انگریزوں کی سرزمین میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ لیکن غلامی کی زندگی اور انگریزوں کے ماتحت ملازمت کرنی انہیں پسند نہ آئی۔ وہاں سے ۲۲راپریل ۱۹۲۱ء کو نیتا جی استعفیٰ دے کر ہندوستان واپس آگیے۔ ۱۶رجولائی ۱۹۲۱ء کو ممبئی میں گاندھی جی سے پہلی بار ملاقات ہوئی۔ ان سے گفتگو کے بعد جنگ آزادی میں شمولیت کا فیصلہ کیا۔ اس وقت ان کی عمر ۲۴رسال تھی۔ انہوں نے کلکتہ میں انگریزوں کے خلاف عدم تعاون کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

نیتا جی ۱۹۲۹ء میں کلکتے کے نیشنل کانگریس کے اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ مل کر آزادی کے لیے مہم چلانے کا فیصلہ کیا۔ ۱۹۳۰ء میں کلکتہ میونسپل کارپوریشن کے ''میئر'' کے چناؤ میں سبھاس بوس نے اپنی شاندار جیت حاصل کی۔

۲۶ر جنوری ۱۹۳۰ءکو پورے ہندوستان میں یوم آزادی منانے اور خلاف قانون مہم چلانے کے لیے گاندھی جی نے اعلان کیا۔ اس وقت نیتا جی بنگال پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر تھے۔ ۲۶ر جنوری ۱۹۳۰ءکو نیتا جی نے دیش کی مکمل آزادی کا مطالبہ لے کر یوم آزادی منانے کے لیے کلکتے میں ایک پرسکون جلوس نکالا۔ انگریز سرکار کے گھوڑ سوار سپاہیوں نے ان لوگوں پر لاٹھی چارج کیا۔ نیتا جی سمیت بہت سے لوگ گھائل ہو گیے۔ کافی لوگوں کو حراست میں لے لیا گیا۔ اس میں نیتا جی بھی شامل تھے۔ چنانچہ ر مارچ ۱۹۳۱ءکو نیتا جی اور ان کے ساتھیوں کی رہائی عمل میں آئی۔

۱۹۳۸ء میں انڈین نیشنل کانگریس کے صدر کی حیثیت سے منتخب ہوئے۔ لیکن ۲۹ر اپریل ۱۹۳۹ءکو سبھاس بوس نے کانگریس کے صدر کے اس عہدہ سے استعفیٰ دے کر فروارڈ بلاک کے نام سے ایک الگ تنظیم کی بنیاد ڈالی۔ فروارڈ بلاک کے ذریعہ ہندوستان کی ہر ریاست میں سیکڑوں جلسے جلوس منعقد کیے گیے۔ سبھاس بوس اور فروارڈ بلاک کے اراکین کی یہی خواہش تھی کہ جلد سے جلد بہر صورت ہندوستان کو برطانیہ سرکار کے قبضے سے آزاد کرایا جائے۔

گاندھی جی کی پالیسی یہ تھی کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اہنسا کے ذریعہ آزادی حاصل کی جائے۔ مگر نیتا جی کا اعلان تھا کہ ''تم مجھے خون دو میں تمہیں آزادی دوں گا'' ان کا حوصلہ بلند تھا۔ انہوں نے برطانوی سرکار کو ہندوستان سے بے دخل کرنے کی ٹھان لی تھی۔ چنانچہ نیتا جی کے اس آزادی کے کارواں میں رفتہ رفتہ نئی نئی تنظیمیں شامل ہوتی گئیں۔

۲۹ر جون ۱۹۴۰ء میں نیتا جی نے کلکتہ کے ''البرٹ ہال'' میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کر کے یہ اعلان کیا وہ نواب سراج الدولہ کے یوم پیدائش کے موقع پر ''ہال ویل منومینٹ'' کو ہزاروں لوگوں کے جلوس کے ساتھ جا کر منہدم کر دیں گے۔ ۱۸۵۶ء میں نواب سراج الدولہ نے انگریزوں کو شکست دے کر کلکتہ پر قبضہ کیا تھا۔ سراج الدولہ پر انگریزوں کا غلط الزام یہ تھا کہ انہوں نے کل ۱۴۶ر قیدیوں کو ایک کمرے میں قید کر دیا تھا۔ ان میں سے ۱۲۳ قیدی گرمی کی وجہ سے مر گیے۔ جیسا کہ گورنر ہال ویل کی تحریر سے پتہ چلتا ہے انہوں نے اس حادثے کو ''بلیک ہول'' ٹریجیڈی کا نام دیا تھا۔

ہندوستانیوں کے ظلم واستبداد کی اس جھوٹی کہانی کی یاد میں انگریزوں نے ''ہال ویل منو مینٹ''، تعمیر کیا تھا۔۲/ جولائی ۱۹۴۰ءکوانگریزوں نے نیتا جی کو گرفتار کر لیا۔اس وجہ سے پورے ملک میں زبردست تحریک چلی، مجبوراً انگریزوں نے اس ہال کا نام بدل کر فورٹ ولیم بلڈنگ رکھ دیا اور نیتا جی سمیت سارے قیدیوں کو رہا کر دیا۔

برطانوی حکومت نے نیتا جی کو کم وبیش ۱۱/ مرتبہ جیل بھیجا، جہاں انہوں نے قیدیوں کی سخت صعوبتیں جھیلیں۔لیکن انگریزی حکومت کی یہ ساری تدبیریں نیتا جی کے جذبۂ آزادی کو کم کرنے اور ان کے جوش ولولہ کوسرد کرنے میں بری طرح ناکام ثابت ہوئیں۔جب نیتا جی کو ہندوستان میں رہ کر آزادی کی جدوجہد میں خاطر خواہ کامیابی کی صورت نظر نہیں آئی توانہوں نے بیرونی ممالک کے سفر کا ارادہ کیا۔ان کوانگریزوں کے دشمن ممالک یعنی جرمنی اور جاپان سے دوستی اور تعاون حاصل کرنے کی تدبیر سوجھی۔

آخر کار سبھاس بوس نے سب سے پہلے جرمنی جانے کا فیصلہ کیا۔بھگت رام کے ہمراہ ۱۶/ جنوری ۱۹۴۱ءکوگھر سے نکلے، چہرے پہ داڑھی لگائے، سر پہ پگڑی پہنے ضیاءالدین کے نام سے افغانی کی شکل بنا کر اور بھگت رام رحمت خاں کے نام سے پولس کی نظروں سے بچتے بچاتے پشاور اور پھر ۲۷/ جنوری کوکابل (افغانستان) پہنچے۔اتم چانداور حاجی عبدالسبحان خاں صاحب کی مدد سے ۱۸/ مارچ ۱۹۴۱ءکو روس کے شہر بخارااور ماسکوہوتے ہوئے جرمنی کے لیے چل پڑے اور ۲/ اپریل ۱۹۴۱ءکوجرمنی کے شہر برلن میں پہنچے۔اس وقت جرمنی اور انگریزوں کے درمیان دوسری عالمی جنگ جاری تھی۔وہاں پر مضبوط اور ٹھوس ارادے کے ساتھ یہ طے کیا کہ ہندوستان کو بزور بازو ہی برطانوی غلامی سے نجات دلائی جاسکتی ہے۔۹/ اپریل ۱۹۴۱ءکو برلن میں جرمنی سرکار کوایک میمورنڈم دیا کہ یوروپ میں آزاد ہندوستان کی سرکار قیام کرنے کی اجازت دی جائے۔۳/ مئی ۱۹۴۱ءکو برلن میں آزاد بھارت کا مرکز قائم کیا۔

اکتوبر ۱۹۴۱ء کو جرمن کے برلن شہر میں آزاد ہند فوج کی تشکیل کی گئی جو نیتا جی کا سب سے بڑا کارنامہ ہے۔ ۲ر نومبر ۱۹۴۱ء کو آزاز ہند فوج کا پہلا اجلاس عام منعقد کیا۔ ترنگا جھنڈے کو قومی جھنڈے کے طور پر لہرایا اور ربندر ناتھ ٹیگور کے لکھے گیے ''جن گن من ادھی نائک'' کو قومی گیت کے طور پر پڑھا گیا۔ جئے ہند کا نعرہ بھی بلند کیا گیا۔ وہاں کے لوگوں نے سبھاس بوس کو نیتا جی کے لقب سے نوازا۔ جرمنی سرکار کی مالی امداد سے آزاد ہند فوج پھیلنے لگی۔

نیتا جی کی دعوت پر بہت سے ہندوستانی جو کہ فرانس اور جرمنی میں کام کرتے تھے برلن آ پہنچے۔ اس کے علاوہ جرمنی سرکار نے فرانس کے جیل میں مقید بہت سے فوجیوں کو رہا کر دیا۔ جن کو لے کر جرمنی میں '' آزاد ہند فوج'' کی تشکیل پورے نظم و نسق کے ساتھ عمل میں آئی اور برٹش ایمبا سی بھون میں '' آزاد ہند فوج'' کا دفتر قائم کیا گیا۔

راس بہاری بوس نے جاپان میں رہ کر ہندوستاں کی آزادی کی مہم مستحکم اور منظّم طریقے سے چلا رکھی تھی۔ ان کی دعوت پر ۸ر فروری ۱۹۴۳ء کو جرمنی سے آبدوز جہاز (پنڈ بکی) کے ذریعہ ۳ر مہینے کے مسلسل سفر کے بعد ۶ر مئی ۱۹۴۳ء کو نیتا جی جاپان پہنچے۔ وطن کو آزاد کرانے کے لیے جاپان سرکار سے امداد کی اپیل کی۔ جاپان میں انہوں نے انڈیپنڈنس لیگ اور انڈین نیشنل آرمی کی رہ نمائی کی ذمہ داری سنبھالی جسے مشرقی ایشاء میں رہنے والے ہندوستانیوں نے قائم کیا تھا۔ ۱۹۴۳ء کو سنگاپور میں بھی ان تنظیموں کی کمان سنبھالی تو ان کی سرگرمیوں میں کافی تیزی آ گئی اور انہوں نے مغرب میں ''جرمنی'' سے لے کر مشرق میں جاپان، برما تک پہنچے۔ سنگاپور میں '' آزاد ہند فوج'' کے ذریعہ ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ سنگاپور میں '' آزاد ہند فوج'' کے جلسے میں یہ اعلان کیا '' دلی چلو''۔ ۵ر جولائی ۱۹۴۳ء کو سنگاپور کے ٹاون ہال کے وسیع میدان میں نیتا جی نے اپنی قوم کو خطاب کرتے ہوئے اسے اپنی زندگی کا انتہائی قابل فخر دن قرار دیا تھا۔ اس روز انہوں نے '' آزاد ہند فوج'' کا بطور کمانڈر پہلی بار بھر پور جائزہ لیا اور جنگ کا اعلان کیا۔

۲۱/اکتوبر۱۹۴۳ءکوسبھاس بوس نے عارضی طور پر سنگا پور میں ''آزاد بھارت سرکار'' کا اعلان کیا، اور۲۱/اکتوبر۱۹۴۳ءکو ہی سنگا پور کے ایک تاریخی اجلاس میں انہوں نے ''آزاد ہند'' کی حکومت کا اعلان کیا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ جاپان ، جرمنی اور اٹلی سمیت نوملکوں نے اس عبوری حکومت کوتسلیم کرلیا تھا۔اس طرح ۲۰۰/برسوں میں پہلی بار ہندوستان کے مجاہدین آزادی نے آزاد ملک کا مزہ چکھا۔۲۲/اکتوبر کو ہی نیتا جی نے آزاد ہندفوج کی ''رانی جھانسی ریجی مینٹ'' کا با قاعدہ افتتاح کیا۔ یہ جنگجودستہ ہندوستان کی جان بازخواتین کا تھا۔ ایک مضبوط اکائی بن گئی جس کا بنیادی اصول تھا ''اتحاد، یقین اورقربانی''۔

۱۸/اگست ۱۹۴۵ءکو جاپان کے ایک ہوائی جہاز نے تائکو ہوائی اڈہ سے سیگاؤں کے لیے پرواز شروع کیا تھا کہ ۳۰۰/فٹ اوپر جا کرگر پڑا۔اس میں آگ لگ گئی۔سبھاس بوس اورحبیب الرحمٰن کسی طرح جہاز سے باہر نکل آئے لیکن دونوں کافی حد تک جل چکے تھے۔بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ ہلاک ہو گیے اور بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس حادثے سے بچ نکلےلیکن اتنا ضرور ہے کہ اس منحوس تاریخ کے بعد نیتا جی کی عملی زندگی کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو گیا۔نیتا جی سبھاس بوس اورآزاد ہندفوج کی حب الوطنی ،شجاعت اورقربانی کی داستان آج بھی ہندوستان کے کروڑوں دلوں کوگرماتی ہے۔ ہرسال۲۳/جنوری کواہل اڑیسہ کی جانب سےان کی جائے پیدائش اڑیابازار کٹک میں اوران کی مادر علمی راونشا کالجییٹ اسکول میں بڑےتزک واحتشام کےساتھ ان کی یاد میں تقریب منائی جاتی ہے۔ انھیں خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ان کے وسیع وعریض مکان میں ''نیتا جی سیوا سدن'' نامی ایک زنانہ ہسپتال قائم تھا۔اب وہاں نیتا جی میوزیم قائم ہے۔ جہاں ان کے استعمال کی تمام چیزیں،عکسی تحریریں اورتصویریں رکھی ہوئی ہیں۔اڈیشاسرکار نے ان کےاعزاز میں۲۳/جنوری کوچھٹی کا دن قرار دیاہے۔

بچو! اس بات پر غور کیجیے کہ ہمارے ملک کے مجاہدینِ آزادی نے کتنی جان فشانی سے ملک کی آزادی حاصل کی تھی۔ اس آزادی کی قدر کرنا سیکھیے۔ نیتا جی کی طرح دل میں حب وطن کا جذبہ پیدا کیجیے اور اس پر اپنا تن من دھن سب کچھ نچھاور کیجیے۔ یہی نیتا جی کے لیے سب سے بڑا نذرانۂ عقیدت ہوگا۔

☆☆☆

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے:

ثمرہ	:	پھل۔ نتیجہ	جاں فشانی	:	محنت
حراست	:	قید	منہدم	:	گرادینا
تعاون	:	ایک دوسرے کی مدد کرنا			
نظم و نسق	:	انتظام	مستحکم	:	مضبوط
منظّم	:	وہ چیز جو انتظام کے ساتھ ہو			
عبوری حکومت	:	عارضی حکومت	افتتاح	:	شروع
جنگجو دستہ	:	لڑنے والی فوج کا ایک حصہ			
منحوس	:	بُرا	تزک و احتشام	:	شان وشوکت
وسیع و عریض	:	کشادہ/چوڑا			
ریاضی داں	:	حساب جاننے والا			

مشق

۲۔سوچیے اور بتائیے:

(i) نیتا جی سبھاس چندر بوس کب اور کہاں پیدا ہوے تھے؟

(ii) ان کی ابتدائی تعلیم کہاں ہوئی ؟

(iii) انگلینڈ میں نیتا جی کی آئی۔سی ایس میں کامیابی کے بعد کیوں تہلکہ مچ گیا؟

(iv) گاندھی جی سے نیتا جی کی کب اور کہاں ملاقات ہوئی ؟

(v) ۱۹۳۰ء کے کس چناؤ میں نیتا جی نے شاندار جیت حاصل کی؟

(vi) نیتا جی انڈین نیشنل کانگریس کے صدر کی حیثیت سے کب منتخب ہوے؟

(vii) نیتا جی نے آزادی کے لیے بیرونی ممالک کے سفر کا ارادہ کیوں کیا؟

(viii) آزاد ہند فوج کب قائم ہوئی تھی اور اسے نیتا جی کا بڑا کارنامہ کیوں کہا جاتا ہے؟

(ix) نیتا جی کی عملی زندگی کا خاتمہ کس طرح ہوا؟

(x) نیتا جی میوزیم کس جگہ قائم ہے اور ۲۳ر جنوری ایک یادگار دن کیوں ہے؟

۳۔خالی جگہوں کو پر کیجیے:

سبھاس چندر بوس نے ۱۶ر سال کی عمر میں ....کو انٹرانس (مٹریکولیشن) کا..........دیا اور پوری ....میں دوم آئے۔اس وقت آسام، بنگال، بہار اور..........چاروں صوبوں کے تمام طلبا .... یونیورسٹی کے تحت امتحان دیا کرتے تھے۔ظاہر ہے کہ..........کی یہ کامیابی ان کی اعلا........، پڑھائی سے گہری.......اور جان توڑ محنت کا........تھی۔

۴۔ نیچے دیے گیے الفاظ سے جملے بنائیے:

پاکیزہ طبیعت۔ ثمرہ۔ شمولیت۔ حراست۔ تدبیر۔ نظم ونسق۔ قابل فخر

۵۔ نیچے دیے گیے الفاظ کے واحد لکھیے:

خدمات۔ ممالک۔ تنظیمیں۔ صعوبتیں۔ اجلاس۔ مجاہدین

۶۔ نیچے دیے گیے الفاظ کی جنس بتائیے:

ماحول۔ فوج۔ ملک۔ ملازمت۔ اعلان۔ تحریک

☆☆☆